نمبر ۳۵ جلد ۱۱

منشور محمدی

سنہ ۱۲۹۹ ہجری

مطبوعہ ۶ ۱۵ ذیحجہ

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہی — جو خسرو کشور بقا ہی — جواد سکی ثنا لکھون وہ کم ہی — خورشید عرب مہ عجم ہے

عالم ہی قدیر ہی احد ہے — سلطان قلمرو ابد ہے — وہ افسر فرق انبیا ہی — محبوب جناب کبریا ہے

مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق — شاہنشہ کشور نبوت — آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہے — وہ غارس باغ کن فکان ہے — سب پر شرف نبی عیان ہی — وہ علت غائی جہان ہے

پیدا ہوے ایک لفظ کن سے — اتھارہ ہزار عالم اس کے — ای خامہ عیش لکھ بانصاف — منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک بوجہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہی روشن — جب سے نکلا یہہ رشک گلزار — نظرون سے گرے جہان کے اغیار

شاہنشہ ملک بے تمثالی — جو فضل و شرف اسنے بجالی — محبوب حریم لایزالی — ہم نام جناب مصطفےٰ ہی

دیہیم جلال فرق پر ہے — نور رخ دلپذیر اسلام — ماحی ملل ظہر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے — شمس الاخبار آسمان پر — ق — ہی پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالی — صنعت ہر چیز مین کھی ہی — کرتا ہی بقلب زار و شاد — منشو محمدی کی فریاد

کیا لکھون ثنای ایزد پاک — ہوتی نہین مصلحت سے خالی — چھپتے ہین صحیح سب کوالف — بے شبہ ہے افسر صحایف

جب نعت نبی کا وقت آیا — ارشاد نبی ہے ما عرفنا — عمدہ جزین نفیس مضمون — ہر لفظ ہی رشک در مکنون

خامہ نے ادب سے سر جھکایا — ہر سار و پیہ پانچ جودے — اس گوہر بے بہا کو وہ لے

ایا ہی بشان شاہ لولاک — پر شرط ہی پیشگی کی ای یار — مابعد سے کچھ نہین سروکار

سردار پیمبران محمدؐ — سال مہ و روز و شب الٰہی — ہو اوسکو بہت بڑی ترقی

اس نظم کو کر چکا جب ارقام — توقیع محمدی رکھا نام

اخبار ارمغان بمبئی

یہ اخبار ہفتہ مین تین مرتبہ انجمن درخشان بمبئی سے شایع ہوتا ہے پیشتر ۴ صفحہ پر تہاب ۹ صفحہ پر طبع ہوتا ہے - قیمت ذیل ہے -

قیمت معہ محصول	سالانہ	ششماہی	ماہانہ
امرای عالیشان	۱۰ر	۵ر	
عوام شایقین	۱۰ر	۵ر	۹ر
اہل شہر	۸ر	۴ر	۶ر

قیمت پیشگی لیجائیگی العبد سعید محمد صاحب عربی اور بدون ارسال ٹکٹ کے منیجر اخبار ارمغان بمبئی نمونہ کے نمونہ روانہ نہوگا -

اشتہار ملک الاخبار

ناظرین اخبار اور شایقین شہر و دیار کے عالی حوصلگی ظاہر ہے جسکا لکھنا احاطہ تحریر اور تقریر سے باہر ہے مگر حق یہہ ہے کہ ہر شخص کا حوصلہ بڑہانا اور اوسکی داد دینا محنت و جانفشانی کی قدردانی فرمانا یہہ ہمارے ہندوستان کے رئیسون کا حصہ ہے ایک ادنی بات یہہ ہے کہ اسوقت تمام ہندوستان مین تین سو سے زاید پرچہ ہی اور ہر پرچہ سیر چشمی دریا دلی شایقان ثواب و جوار سے سیراب اور قدر دانی رئیسان والاشیم اور ایران عالی ہمم سے کامیاب باوجود کثرت اخبار کے روسائے نامدار اور شایقان شہر و دیار خریداری اخبار سے مونہہ نہین موڑتے کسی کو بے نیل مرام نہین چھوڑتے جب ایسا موقع ہاتھہ آوے ہر شخص اپنا ایک بیناظر کیون نہ دکھاوے الحال مطبع ضیاء الاسلام واقع محلہ بازار استربٹ کٹرہ بکہ نمبر ۱۴ بھی اپنا رنگ دکھاتا ہے عجب ڈہنگ جماتا ہی یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۲ء سے جو ملک الاخبار جاری کیا جاویگا یقین ہے کہ ہر شخص علی الخصوص تاجران اور سوداگران دور و نزدیک کو بہت فائدہ پہونچائیگا عقل یہنین کام کرتی کیسا انتظام کیا روزانہ چار صفحہ پر کیا خوب اہتمام کیا لطف یہہ کہ انہین چار صفحون مین اخبار بھی خلاصہ احوال تار بھی ہر شئی تجارتی کا رجسٹر جہازات سوداگرون کا آنا جانا مضامین دلچسپ عمدہ عبارات کچھہ مختلف واقعات فی الحقیقۃ کہ دریا کو کوزے مین بند کیا واقع مین بہت بڑا کام اپنے سر پر لیا علاوہ اہالیان ملک در رئیسون کے دیگر شایقین بھی بہت قدردانی فرماوینگے - پانچ روپیہ سالانہ پیشگی مین یہہ اخبار روزانہ ضرور منگائینگے قیمت اخبار نقشہ ذیل مین درج ہے اگرچہ خرچہ ڈاک ذمہ خریدار ہے کیا حرج ہے جن صاحب کو قدردانی منظور ہو قریب ہو یا دور ہو خط پتہ جسپر نام و نشان صاف صاف ارقام ہو قبل از اجرای اخبار ترسیل فرماوین اور بعد ملاحظہ اخبار اندرد و ہفتہ کے قیمت پیشگی کے بھیجنے مین تعجیل فرماوین ورنہ پہونچنا پرچہ کا دشوار ہوگا پرچہ فرستادہ شدہ کی قیمت المضاعف پانے کا سزاوار ہوگا -

گورنمنٹ	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی
والیان ملک	امید	وار	قدردانی
رئیسان عالیشان	فرمائینگے	رجسٹر	جو مصلحت دیکھینگے
عام شایقین	ص	ے	عا

ما بعد نذار محصولہ اک فی پرچہ آنہ ذمہ خریدار

المشتہر مرزا محمد سعید مالک مطبع ضیاء الاسلام
کلکتہ مچھوا بازار اسٹریٹ دکوٹھی نمبر ۱۳ -

مرآۃ الخیال

یہہ لاجواب کتاب مثل فلاسفی یعنے قوائے عقلیہ کے
بارہ مین ہے جو تصنیف لطیف جناب کمالات انتسا
مولوی سلطان احمد صاحب آزاد رئیس قصبہ
قادیان ضلع گورداسپور کی ہی اسمین خاکسر
قوت متخیلیہ کا بیان کیا گیا ہے - ابتک اردو
زبان مین ایسی کتاب نہ تھی - چونکہ اب اردو
زبان ہندوستان کی ایک قومی زبان خیال
کی جاتی ہے - اس سبب سے نہایت ضروری تھا کہ
اس زبان مین بھی حکمت کی کتابون کی اشاعت
کیجاوے - اگر قوم نے اسطرف توجہ کی تو اسی
قسم سے اور کتابین بہت جلد شایع کی جائینگی
یہہ کتاب نہایت صحت اور خوشخطی کے ساتھ
مطبع صفدری مین چھپ رہی ہے اور ماہ
اکتوبر کے آخر تک بہمہ وجوہ طیار ہو جائیگی -
جو صاحب ماہ اکتوبر مین قیمت پیشگی عنایت
فرماوینگے اون سے صرف چھ آنے علاوہ محصول
لیے جاوینگے چونکہ اول مرتبہ اس کتاب کی
تھوڑی جلدین چھپوائی ہین اس واسطے خریدار کو
لازم ہے کہ جلد درخواست بھیجین جو صاحب
بیرونجات سے اس کتاب کو طلب فرماوین وہ
قیمت کتاب بذریعہ منی آرڈر روانہ فرماوین -
۱۰ جلد کے خریدار کو محصول معاف -

المشتہر شیخ ریاض الدین احمد فرسٹ
اسسٹنٹ ماسٹر مدرسہ انجمن اسلام بمبئی
اڈیٹر کشف الاخبار بمبئی وایجنٹ مشور محمدی بمبئی

ابی سینا

والی ابی سینا نے مشنریون کو اپنے ملک سے نکلوا
اور حکم دیا ہے کہ جسکے گھر سے کوئی مبلغ ان پادریون
کی دی ہوی نکلی اُنکے گھرون کو جلاؤ اور گھر کے
مالک کو قید کرلو فقط - وکٹوریہ پیپر نمبر ۱۹۰

شولاپور

اخبار قاصد بمبئی نے شولاپور کے مسجد کو ہندون
نے جو ڈھا دی ہے اسپر بہت سخت وسست لکھا
ہے اس اخبار کا بیان ہے کہ یہہ تیسرا مرتبہ ہے کہ
ہندون نے اپنے ہمسایہ مسلمانون کے برا سلوک کیا -
یہہ اخبار سر جیمس فرگوسن سے التجا کیا ہے کہ
شولاپور کے مسلمانون کی حفاظت کرین فقط -
جریدہ روزگار نمبر ۴۰

نامہ نگار از بھاگلپور

اڈیٹر صاحب - تسلیم - تازہ خبر ین شہر
بھاگلپور کی حسب ذیل مندرج ہے -
۱ یہہ کہ مسجد محلہ جار چک واقع احاطہ لال کوٹھی
شہر مذکور کے جو ہے اور جسمین نماز پنج وقتی
ہوا کرتی تھی سرداری لعل باشندہ شہر
بھاگلپور مالک لال کوٹھی مذکور جو زمیندار کلان
ہے براہ تعصب مذہبی (وعداوت قربانی وغیرہ
محرم مین بہ نیت کرنے بلوہ بذریعہ نکالنے بت پرستی

مدقومہ سنہ ۱۸۸۱ء جسکے باعث بہ ثبوت جرم مجلکہ د
ضمانت تعدادی مبلغ پانچہزار روپیہ بعدالت فوجداری سے
بابو موصوف و دیگر ہنودان سے لیا گیا تھا) دروازہ
مسجد شریف کا دراہ آمد ورفت مسجد مذکور بتاریخ
۴ جون سنہ ۱۸۸۲ء بزعم توانگری اپنے بہ نیت
توہین قوم مسلمانان بند کردیا جس سبب سے مسلمانان
نماز مذہبی سے مجبور ہوکر بعدالت فوجداری مستغیث
ہوے صاحب مجسٹریٹ ضلع بلاخطہ جانب جوابر عکس
استدعاء مسلمانان حکم صادر فرمایا کہ یہہ مقدمہ
حسب دفعہ ۵۱۸ ضابطہ فوجداری نہین چلا جائیگا
کیونکہ مسجد اندر احاطہ لال کوٹھی بملکیت سردار
لعل مدعا علیہ واقع ہے اس واسطے ایجانب کو دست اندازی
ضرور نہین مسلمانان بعدالت دیوانی حسب دفعہ
۵۲۱ ضابطہ فوجداری چارہ جوئی کرسکتے ہین
چنانچہ بعد حکم مذکورۂ بالا کے مسلمان لوگ بھی عدالت
فوجداری مین درخواست اسبات کی دئے کہ حسب
دفعہ ۵۲۱ مذکور راہ آمد ورفت مسجد کا کھولوا کر
مقدمہ حسب دفعہ ۲۹۷ پنلکوڈ چلایا جاوے
برطبق گذرنے درخواست مسلمانون کے صاحب مجسٹریٹ
بہادر توشش بنام سردار لعل مدعا علیہ اس امر کے
جاری فرمایا کہ دروازہ مسجد کا کھولدیا جاوے جہہ
کافی عدالت مین داخل کرو لیکن مدعا علیہ یعنے سردار
لعل عین دوران مقدمہ مین بعدالت عالیہ ہای
کورٹ مقام کلکتہ موشن اسبات کا کیا کہ ایصاحب
مجسٹریٹ کو کوئی اختیار تجویز کرنے مقدمہ مذکور کا
نہین ہے قبل اسکے جو حکم صادر کرچکے ہین وہی کافی ہے
ایک مقدمہ دوبارہ تجویز ہو نہین سکتا ہے چنانچہ
بطلب مقدمہ مذکور نوٹس بنام مدعی جانب مسلمانون
کے جاری پایا دبعد حاضری مدعی جانب مسلمانان
بذریعۂ وکلای ہای کورٹ موشن مدعا علیہ یعنے
سردہاری لعل کا نامنظور ہوکر حکم واسطے تجویز مقدمہ
حسب دفعہ ۵۲۱ مذکور ضلع مین واپس آیا۔
صاحب مجسٹریٹ بہادر کہ مردم عادل ہین بعد شہادت
وثبوت تحریری وتقریری تاریخ ۱۴- ستمبر سنہ الیہ کو
مقدمہ حسب دفعہ ۵۲۱ مذکور بحق مسلمانان کے فیصل
فرماکر حکم صادر فرمائے کہ دروازہ مسجد کا کھول دیا جاوے
چنانچہ مدعا علیہ بتاریخ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۸۲ء کو دروازہ
کھول دیا و مسلمان لوگ مسجد شریف مین داخل
ہوے اور نماز ہونا شروع ہوا لیکن استماع مین
آیا ہے کہ مدعا علیہ کی سرگرمی واسطے موشن ثانی
ہای کورٹ کے بہت ہی دیکھا جاے موشن ثانی
بھی ہوتا ہے یا خبر غلط ہے فقط۔

ع۲ — جناب حافظ عبدالکریم خانصاحب بہادر سب
جج ضلع بہاگلپور ریاست حیدرآباد دکن جج ہوکر
۱۴ ستمبر سنہ الیہ کو روانہ ہوے مشاہرہ مبلغ پندرہ سو
روپیہ سکہ نظامیہ سے قرار پایا ہی بالفعل مقام سہسرام
مکان اپنے تشریف لیگئے ہین بعد ایک ہفتہ
کے حیدرآباد تشریف فرما ہونگے فقط مضمون اگرچہ
طول ہے لیکن خلاصہ حال سب تحریر کیا گیا ہی۔

مرسلہ نعمت اللہ ساکن محلہ بہیکن پور شہر بھاگلپور

ہوالہادی

ناظرین منشور محمدی پر واضح ہو کہ بندہ نے تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک مضمون بنام تحقیقات اصل انجیل اخبار منشور محمدی نمبر ۹ جلد ۱۱ مین شایع کیا تھا اور اس مضمون مین یہہ بخوبی ثابت کر دیا تھا کہ انجیل مروجہ حال مین چار قسم کی کلام مخلوط ہین -

۱ - وہ کلام جو بذریعہ وحی الٰہی مسیح پر نازل ہوے تھی اور آپ اوسکو بطور وعظ ارشاد فرماتے تھے -

۲ - جو حواریون نے بچشم خود دیکھکر نقل کیا -

۳ - جسکے متکلم کا پتہ ہی نہین -

۴ - بعض فقرات کا حل جو حاشیہ پر نقل کیا ہوا تھا خاص متن مین بروقت داخل ہوگیا - ان چار قسم مذکورہ بالا مین سے ہم صرف قسم اول ہی کو کلام الٰہی تصور کرتی ہین - اب میان حنیف صاحب نے ہمارے اس مضمون کے جواب مین اخبار نور افشان نمبر ۱۵ جلد ۱۰ مین جو کچھ اپنے خیال کے موافق لکھا اسکے جواب الجواب مین راقم نے اخبار منشور محمدی نمبر ۲۸ جلد ۱۱ مین میان حنیف صاحب کو اونکی غلطی سے بخوبی آگاہ کر دیا بلکہ خود میان حنیف صاحب نے زبانی اقرار کر لیا کہ ضرور حل شدہ حاشیہ متن خاص مین داخل ہوگیا ہے اور اونکے اقرار بموجب ہمنے اخبار منشور محمدی نمبر مذکور مین تحریف کی دگری میان حنیف صاحب کی ذمہ قایم کر دی جسکے جواب مین میان حنیف صاحب نے کچھ چون وچرا نہین کی الغرض جب میان حنیف صاحب چارون طرف سے لاچار ہوے تو ایک اجنبی بحث الوہیت مسیح کے بارہ مین شروع کر دی اور یہہ ایسا بے بنیاد ہے کہ میان حنیف تو کیا اگر تمام جہان کے عیسائی اکٹھے ہوکر اسکے ثبوت مین اپنی عقل کو خرچ کرین تو ہرگز کامیاب نہون - اولا میان حنیف صاحب اثبات الوہیت مسیح مین پادری فانڈر صاحب نے ایک رسالہ بنام مفتاح الاسرار تصنیف کیا ہے جس سے زیادہ کوئی عیسائی مسیح کی الوہیت بیان نہین کر سکتا مگر اوسکی تردید اہل اسلام نے اسطور پر کی ہے اگر آپ نظر انصاف سے غور فرماتے تو ہرگز اس مسئلہ کا نام تک نہ لیتے سو آپ کو بطور اطلاع لکھا جاتا ہی کہ آپ مفتاح الاسرار کا جواب کتاب استفسار مطبوعہ سنہ ۱۲۹۱ ہجری صفحہ ۳۱ سے صفحہ ۳۸ تک مطالعہ فرماوین اور دوسرا جواب مصباح الابرار مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ء اول سے آخر تک دیکھین انشاء اللہ سوائے توحید الٰہی کے کوئی خیال آپ کے دل مین باقی نرہیگا اور جو کچھ آپنے بابت الوہیت مسیح لکھا ہے اوسکا جواب بھی سن لیجئے -

قولہ نور افشان نمبر ۳۷ جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۱ یوحنا ۱۵ - ۲۵ مسیح نے وہ کام کئے جو دوسرا نہین کر سکتا (ج) تمام انبیا علیہم السلام نے اپنی اپنی زمانہ مین وہ کام کئے جو دوسرا نہین کر سکتا یعنے معجزات وغیرہ -

قولہ اوسکے حکم سے طوفان تھم گیا (ج) حضرت سلامت طوفان تھمرانے سے اگر خدائی ثابت کیجاتی ہی تو حضرت الیشع نے حضرت الیاہ کی چادر کی برکت

سے دریای یردن کو دو ٹکڑے کردیا اسلاطین
۲-۱۴) دیکھئے مسیح نے خود طوفان کو ٹھہرایا اور حضرت
الیاہ کی چادر مین وہ برکت کہ دریا کو دو حصہ کردیا
جو کام آپکے خدای مجسم نے کیا وہ حضرت الیاہ کی
چادر نے کیا اب آپکے خدا کا مرتبہ حضرت الیاہ
چادر کی برابر ہوا تو الیاہ کی مراتب کو کیا بیان کرین
قولہ ای لڑکے میرے حکم سے اوٹھ مرقس ۵
۴۱- اور نائن کی بیوہ کی مردہ لڑکی کو یہہ کہنے
سے کہ ای جوان مین تجھے کہتا ہون اوٹھ لوقا
۷ (ج) اگر مردہ زندہ کرنے سے مسیح کی الوہیت
ثابت ہوتی ہے تو حضرت الیشع نے بھی مردہ زندہ
کیا دیکھو ۲ سلاطین ۴-۳۵- اب اس معجزہ
احیای موتی مین حضرت مسیح و حضرت الیسع دونو
برابر ہین باقی رہا آپکا یہہ کہنا کہ مسیح نے فرمایا میرے
حکم سے تو اسکے دو جواب ہین اول یہہ کہ حواری
نقل کرنے والے اس معجزہ کے ہین وہ پوری پوری
کلام اور تمثیلات مسیح نہین سمجھ سکتے تھے دیکھو
انجیل متی ۱۵-۱۵ و لوقا ۲۴-۲۶ پس یہہ
کہنا اونکا کہ میرے حکم سے اونکی غلط فہمی ہے
ضرور ہی کہ مسیح نے اور انبیاء کیطرح مردہ زندہ
کیا ہو اس سے مسیح کی الوہیت نہین ثابت ہوتی
دوم- اگر آپکے لکھنے موجب مسیح نے اپنے حکم سے
مردہ زندہ کیا بھی تو یہہ کون بڑی بات ہے دیکھو
حکم کرنا تو درکنار حضرت الیسع کی مردہ لاش نے
مردہ زندہ کر دکھایا ۲ سلاطین ۱۳-۲۱ جو

کام مسیح نے زندگی مین کئے وہ کام اور نبیون
کی لاشون نے کر دکھائی اب اگر آپ کے لکھنے
بموجب الوہیت ہو بھی حضرت المسیح مین ہونی
چاہئے نہ کہ مسیح مین-
قولہ دنیا مین گناہ معاف کرنیکا اختیار دکھایا
متی ۹-۶- (ج) مرقس ۱-۴ یوحنا بذکر
نے گناہون کی معافی کے لئے توبہ کا بپتسمہ دیا اور
خود مسیح نے بپتسمہ لیا اور ہم کہتے ہین کہ جب کوئی غیر مذہب
والا اسلام قبول کرتا ہے تو اوسکے پہلے گناہ معاف
ہو جاتے ہین کیونکہ توبہ سے گناہ معاف ہوسکتے
ہین اگر اوسوقت ہم کہین کہ تیری گناہ معاف ہوی
تو کیا ہماری الوہیت ثابت ہوگئی ہرگز نہین-
چنانچہ جہان حضرت مسیح نے گناہون کی معافی ظاہر
کی ہے وہان ایمان کو مقدم ٹھہرایا ہے کبھی
کسی بے ایمان کو گناہون کی معافی کی خوشخبری نہین
دی علاوہ ازین پوپ تو گناہون کی معافی پر
ہر ایک عیسائی کو سارٹیفکٹ دیدیا کرتے تھے
کیا وہ بھی آپکے نزدیک مرتبہ الوہیت مین شامل ہین
یوحنا ۲۰ و ۲۲ حوا ریونکو بھی یہہ اختیار حاصل ہوا
قولہ اور ساتھ ہی اپنا عالم الغیب ہونا ظاہر کرتا
(ج) اگر حضرت مسیح عالم الغیب تھے تو قیامت
کی خبر سے کیون انکار کیا مرقس ۱۳-۳۱ پھر
مرقس ۵-۳۱ مین لکھا ہے کہ مسیح نے لوگون سے
پوچھا کہ میری دامن کو کسنے چھوا- کیا لوگون سے
دریافت کرنا عالم الغیب کو ضروری بات ہے-

قولہ (۱۵) اپنی آپکو زندگی دینے والا کہتا ہے یوحنا
۶-۷-۴- (ج) زندگی سے مراد یہان حیات
ابدی یعنے بہشت کی زندگی مراد ہے کیا یہہ حیات
ابدی اور انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے والون
کو بھی حاصل ہوی یا نہین اگر حاصل تھی تو حضرت مسیح
کی الوہیت کی کیا معنی اور اگر حاصل نہین تو گذشتہ
لوگون کو انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے سے کیا فایدہ

قبول اسلام

باقی آئندہ

شہر لودہانہ مین دو عورتین قوم شرکہ اور ایک
لڑکا امداد غیبی سے مشرف باسلام ہوی جنکا نام
پہلے نہالی - کرپو - گھسیٹا تھا اب لڑکے کا نام عبداللہ
اور نہالی کا نام نصیبن اور کرپو کا نام کریمن رکھا گیا
اللہ تعالیٰ ان سبکو توفیق نیک عطا فرماوے آمین
اور ریاست پلیر کوٹلہ مین رام دتا زرگر معہ دو لڑکے
وبیوی کے مشرف باسلام ہوا فقط -

راقم الراقم - لودہانہ

مسلمان اور مانع ترقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۹۹ ۱۲

نظر انصاف سے دیکھو تو معظم ترین حمد وستایش اور
ہزار ہزار شکر وستایش کے سزاوار وہی ذات واحد
ولاشریک لم یلد ولم یولد ہے جسنے انسان ضعیف
البنیان کو بخواے انی جاعل فی الارض خلیفہ خلیفہ
خلافت سے آراستہ وپیراستہ کرکے مسجود ملایک فرمایا
جس سے انسان نے اشرف المخلوقات بنا اور عقل سلیم
سے سوچو تو درود نامحدود ونعت نامعدود کے لایق

وہی حضرت مقام محمود سرور دفتر انبیاء واتقیا شرافت
بخش آدم صاحب لواء الحمد خاتم الانبیاء وارسل
شفیع یوم الجزاء رسول کرم نبی معظم حضرت محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہے جسکے وجود باجود سے
تاریکی کفر وشرک نابود اور تجلی اسلام وتوحید
آشکارہ ہوی اما بعد سب ناظرین حق بین
پر یہہ بات مخفی ومحجب نہین کہ مقصود خداوند
عالم تعالیٰ شانہ وعظم برہانہ کا خلقت عالم سے یہی ہے
کہ دے سب اقرار اپنے الوہیت ووحدانیت کا
کرین چنانچہ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہر ہر زمانہ مین
از آدم تا خاتم ایک ایک ایلچی ونائب کو روانہ فرمایا
اور انکے معرفت مبارک زبانون سے اپنی الوہیت
وتوحید کو آشکارہ کیا - جن لوگون نے اون
مقدسون کے کہے کو مانا اور خدای واحد ولاشریک
کی الوہیت توحید اور اوسکے فرستادہ کی رسالت کا
اقرار کیا انکو خطاب عباد الرحمن اور بشارت الذین
آمنوا وعملوا الصالحات ان لہم جنات تجری من تحتہا
الانہار خلدین فیہا سے مشرف فرمایا اور جن
لوگون نے اس رسول کی مسخری وتوہین کی
اور اسکے کہے سے منہ موڑا اور شرک وانکار
رسالت کو اپنا شیوہ کیا انکو کافر ومشرک سے خطاب
ہوا اور ان المشرکین فی الدرک الاسفل من
النار سے یاد فرمایا -
اگرچہ اللہ رب العالمین کے بہت سارے ایلچی آئے اور
بتبلیغ احکام الٰہی جو توحید ورسالت ہی تھے

کسی سے اس خدمت کی ادائی بوجہ احسن وبطور کامل
ہوسکی مگر اسکی تکمیل تمام آخر زمانہ کے پیغمبر حضرت احمد مجتبیٰ
محمد مصطفےٰ علیہ السلام سے بوجہ احسن ہوی جب یہہ بات
پوری ہوی اور اس امت نے پورا پورا اقرار توحید والوہیت
کیا اور اپنے جان ومال عیال گو پال کو اس کے
اشاعۃ مین خرچ کیا تو تبارک وتعالیٰ نے اس امت کو
اکمل امتون پر نظر کرتے ایک ایسا شرف دیا کہ وہ بات
جب تک ہم مین باقی رہیگی تب تک وہ شرف ومنزلت
حاصل ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت
للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر یعنے
ہو تم بہتر امت نکالے گئی واسطے (کافر) لوگون کے
حکم کرتی ہے ساتھ بہلی بات کے اور منع کرتی ہی بری
بات سے انتہیٰ اور پھر ایک آیت مین تاکیدًا حکم ہوتا
ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف
وینہون عن المنکر یعنے چاہیئے تم مین ایک جماعت
بلانیوالی طرف نیکی کے اور حکم کرنے والی بہلی بات کی
اور منع کرنیوالی بری بات سے انتہیٰ حاصل ان
ہر دو آیات کا یہہ ہے کہ داعیان اسلام مین وجود
ایک جماعت داعی الی الخیر وناہی عن المنکر کا تا آن
وقیتکہ قیام قیامت ہو فرض ہے اور انکی بہتری کی
یہی علامت اسی جماعت کے بشارت مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا لاتزال طایفۃ
من امتی منصورین لا یضرہم من خذلہم حتی تقوم الساعۃ
زمانہ نبوت سے بارہ سو برس کامل
اس امر الٰہی کی تعمیل ایسی خوبی سے ہوا کی کہ کسی فرد
بشر کو یہہ طاقت ومجال حاصل نہ تھی کہ وہ دین اسلام
یا اسکے بانی یا اسکے کسی امر دینی پر انگشت اعتراض
رکھے مگر اواخر دواز دہم صدی سے سرزمین ہندوستان
مین فی مابین داعیان اسلام ایسی خانہ جنگی برپا ہوی
جس سے اسلام مین نہایت درجہ کا انحطاط رکساز
واقع ہوا- اگر مین اس آپس کے فتنہ کو مفصل لکھون
تو ایک زمانہ دراز اسکے اتمام کو درکار ہے- یہہ اختلاف
اگر جہلا ہی مین رہتا تو اتنا ضرر اسلام کو نہ پہنچتا اور
اسلام ایسے ضعف مین نہ آتا چونکہ یہہ اختلاف علمائے
مین جو طبیب بیماران دین کے ہین واقع ہوا تو اس سے دین
اسلام کو نہایت درجہ کا صدمہ پہنچا اور وہ دین جو ایک
زمانہ مین روز بروز ترقی وعروج پر تھا اسوقت اختلاف
سے کمی وتنزل پر آگیا-
اس اختلاف نے یہان تک نفس کو جھیر دیا کہ ایک ایک
تضلیل وتجہیل وتکفیر پر آمادہ ومستعد ہو گئے حالانکہ
کوئی فرقہ اسلام کا ایسا نہین کہ جسے اصول اسلام
مین جو توحید ورسالت ہی اختلاف ہو- رہا اختلاف
مسایل فروعیہ کا تو صحابہ ہی سے جاری ہے- اگر کوئی کتب
احادیث اور انکے شروح دیکھیگا تو معلوم کریگا کہ اکثر
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وحضرات تابعین
وتبع تابعین وائمہ رحمہم اللہ کو مسائل فروعیہ صوم
وصلوٰۃ وحج وزکوٰۃ مین کسقدر خلاف تھا مگر کسی نے
العیاذ باللہ ایک دوسرے کی تضلیل وتجہیل وتوہین پر کمر
نہ باندہا باوجود اس اختلاف کے وہ اشاعۃ توحید و
رسالت مین سب کے سب دوتن وایک زبان تھے اور

کبھی تابزیست اس سے سکوت اختیار نکیا۔

ان ہی مقدسون کی سعی و کوشش سے اشاعۃ اسلام تمام اقطار عالم مین ہوی کوئی قطعہ زمین ایسی نہین جسپر اسلام کی صدا نہ پہنچی ہو۔

ہمارے زمانہ کے اہل اسلام مین دو طرح کے خیال والے موجود ہین ایک وہ لوگ جنکے خیال مین اسلام کو ترقی دینا اور اسکے استحکام مین کوشش کرنا ہی۔ دوسرے وہ لوگ جنکے خیال مین یہہ بات سمائی ہوی ہے کہ ہم سے کیا ہوگا اور ہم کیا کر سکتے ہین اس خیال ثانی کے حضرات مین دو طرح کے لوگ ہین ایک مالدار اور دوسرے غریب۔ مالدار جو یہہ عذر کر رہے ہین فقط ظاہری بہانہ اور فی الحقیقت انہین مال سے نہایت درجہ محبت ہے وہ لوگ یہہ خیال کر لیتے کہ اگر ہم کچھہ کرین تو اسکے لئے صرف مبلغ ضرور ہے اور یہہ تو ہم سے غیر ممکن اس لئے انھون نے یہہ صاف کہدیا کہ ہم کیا ہین اور ہم سے کیا ہوگا باقی رہے غریب لوگ اُنکے ہم خیال تو وہ بے شک معذور ہین۔

اور جن مقدسون کے خیال مبارک مین یہ بات جمگئی کہ اسلام کے لئے کچھ کرنا ہے وے تو جو کچھ ہو سکا کیے اور کر رہے ہین مگر ان مبارک خیال والون مین اکثر تو غریب اور بمصداق النادر کالمعدوم دو ایک مالدار ہین وے بھی ایسے مالدار واہل ثروت نہین جو اُن حضرات کے مبارک خیالات ترقی اسلام کو پورا کر سکین۔ حاصل اس تقریر کا یہہ کہ تھوڑے عرصہ سے ہندوستان مین جب فی مابین علماء اہل اسلام نہایت درجہ کا اختلاف واقع ہوا اور یہہ لوگ اپنے ہی گھر کی تخریب مین رہے تو علماء نصاریٰ نے میدان کو خلی جانکے یہہ چاہا کہ کسی طرح دین اسلام کو جہان و جہانیون سے نیست کر دین اسی خیال کے پورا کرنے کو اخبار نور افشان و کوکب ہند و سفیر کو نکالنے لگے اور بصرف مبلغ کثیر پادریون کو لندن سے بلوایا۔ تہورے زمانہ تمک جب کوئی انکا مقابل و سہیم نہین اور انکی خرافات بیجا کا جواب نہ دیا تو بعض جہلا جو دین متین اسلام سے بالکل ناواقف تھے اور بعض اہل علم جو جاہ و ثروت دنیاوی پر ایمان لاے تھے مذہب پولوسی اختیار کر لئے اور کوچہ و بازار بالفاظ ماشایستہ اسلام کا رد بالسنہ مختلفہ کرنے لگے یہان تمک نوبت پہنچی کے باوصف اسلام کے صدہا لوگ جو علوم عقلیہ و نقلیہ مین اپنی پیشین گوئی سبقت لیجانے کے مدعی ہین ہندوستان مین رہنے کے کوئی انکا رد و مقابلہ بزبان و تحریر نہ کر سکا۔

جب اس حالت پر ذالت کو ان مقدسون نے جنکے دماغ مین اسلام کو ترقی دینے اور اسکو مستحکم کرنے کا دودہ پیچیدہ تھا دیکھا تو بحکم ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر اظہار حق از ہاق باطل کو اپنا فرض جان کے ایک اخبار منشور محمدی رد مین اُن خرافات کے شہر بجنور مین جاری فرمایا جسکے مالک و مہتمم جناب حبی فی اللہ المحبوب لوجہ اللہ اللطیف جناب مولوی محمد شریف صاحب اللہم ایدہ بروح القدس ہین۔ یہہ صاحب اگرچہ اہل ثروت سے نہین مگر حمیت اسلام انکے

مبلغ مین اسدرجہ ہے کہ آپنے باوجود عدم التفات وتوجہ اہل اسلام اور ہزارہا روپیہ مشتبون پر باقی رہنے کے اپنی سب زندگی کو اسی کے اجرا مین صرف فرمایا اور کامل گیارہ سال سے اس اخبار کو جاری رکھا آخر نوبت یہان تک پہنچی کہ آپکی تجارت کا بہت سا روپیہ اس کار خیر مین خرچ ہوگیا جس سے تجارت مین کساد آیا مگر ہمنے کبھی اس حامی دین اسلام کو ہنین دیکھا کہ اس انحطاط وکساد تجارت پر افسوس کیا ہو۔

نظر انصاف سے اگر کوئی گیارہ سال کے اجلاد منشور محمدی کو جمع کرے اور اس مین ترقی اسلام کا حساب لگاکے دیکھے تو بآسانی تمام یہہ معلوم ہوگا کہ اس اخبار کے بدولت ہزارہا اہل باطل مشرف باسلام ہوے۔ اگرچہ خاص اوزار اسلام جنہین اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے عنایات بے غایات کو مبذول حال کرکے مال ودولت سے دنیا مین ممتاز فرمایا ہے اس اخبار پر ایک ادنیٰ توجہ فرماکے اُس مال سے سال کو اسکی ترقی واستحکام کے لئے تھوڑا تھوڑا مبلغ مقرر کردینگے تو یقین کامل ہے کہ روے زمین پر کوئی اسکا مقابل نہ نکلیگا۔ اور کسی کا کوکب دنور اس آفتاب ہدایت کے روبرو نہ چمکیگا۔

آفرین ان اہل باطل پر کہ باوجود اپنے دین کی حقانیت پر دلایل قاطعہ وبراہین ساطعہ رکھنے کے بھی بذل مال اپنے دین وکیش کے استحکام کے لئے تدابیر کرتے ہین کہ چشم زمانہ کو انکے کارروائی پر حسد آتا ہے۔

حیف صد حیف ان اہل اسلام پر کہ باوجود اپنے دین حق وصراط مستقیم کے حقانیت پر صدہا دلایل عقلیہ ونقلیہ مسلمہ خصم رکھنے کے فقط اپنی بزدلی سے بخوف نقصان مال اسکے ترقی واثبات مین کوشش نہین فرماتے۔

اخبارات انگریزی وہندوستانی کے ملاحظہ ومطالعہ سے یون ظاہر ہوا کہ ایک جماعت ہزار آدمی کی بغرض اشاعۃ دین پولوسی اپنا نام لشکر نجات (سالویشن آرمی) رکھکے لندن سے نکلنے والی ہے۔ چنانچہ انکا مقدمۃ الجیش شہر بمبئی مین آیا ہے اور قریب ہے کہ وہ بڑی جماعت بھی داخل بندہو۔ مین بصد عجز سب داعیان اسلام سے عموماً اور جمیع اہل دول سے خصوصاً مودبانہ التماس کرتا ہون کہ اس وقت غربت اسلام مین اسلام کی مدد کرین اور اپنے مال سے ایک حصہ خدا ورسول کا نکالین اور علماء اسلام کا بھی ایک لشکر مقدس مقرر کرکے ہر شہر وقریہ ہند مین بالسنہ مختلفہ دعوت دین محمدی بجمیع مخالفین اسلام واثبات حقانیت دین بدلایل وبراہین مسلمہ خصم کرامین اور داعیان اسلام کے سب اخراجات کے متکفل بنین کہ تا انکو اپنے کار خیر مین سرمو سستی نہ کرنی پڑے بہت سے علماء اسلام کو مین نے بچشم خود دیکھا ہے کہ انمین حمیت اسلام اسقدر ہے کہ اگر انکو گذران اوقات سے تھوڑی آسودگی ملجاوے تو یہہ لوگ مدت قلیل مین وہ وہ کام ترقی

اسلام کے کرینگے اور وہ وہ فائدہ اسلام کو دکھلائینگے
کہ ہمارے مخالفین کو بصرف مبلغ قلیل سالہائے سال مین انکا
عشر عشیر حاصل نہوا ہو - دیکھو کہ قبل اجرای منشور
محمدی علمای نصاریٰ کا کیا دہوم تھا کہ جس سے دنیاوی
دنیاوی جاہ و منزلت کے طمع داران مین جا بجا
جس سے انہین نہایت فخر ہوگیا اور اب بچشم عبرت
دیکھئے کہ بعد اجرا اس انہار فیض آثار کے نخول علمای
نصاری کا زہرہ بمقابل ایک ادنیٰ طالب العلم دین
محمدی کے آب ہوتا ہے - آجکل ایک ایک جاہل
اسلام کا برسے بڑے محققین دین عیسوی پر
پر ایسے معقول اعتراض کرتا ہے کہ جنکی تحقیق کی
دہان دال نہین گلتی اور بسبب عجز جواب کے سر
بگریبان ہوے جاتے ہین -

اے میرے مقدس خواب غفلت سے ہوشیار
ہو دین اسلام کی تائید کرو یہہ نہ خیال مین لاؤ
کہ ہمسے کیا ہوگا اگر تمہارے سے کچھ نہو سکا تو فقط
آن حامیان اسلام کی تائید مال سے دریغ نکرو
اپنے گھرون مین بیٹھکے دیکھئے کہ یہہ لوگ کیسی ترقی
جب آپ لوگ نہ تائید علمی کرینگے اور نہ آن حامیان
دین کی مال سے امداد فرما دینگے تو پھر رونق دین
کیونکر برہیگی اور کل کا روز خداوند عالم اور اسکے رسول
برحق محمد علیہ السلام کو کیا منہہ دکھلاؤگے -
خداوند تعالیٰ نے آپ کو مالدار کرنا فقط آپ کو اپنے
تنعم و تلذذ مین بے فکری کے ساتھ بسر کرنے نہین
بلکہ آپ پر واجب ہے کہ اس مال سے حصہ خدا و رسول

کو نکالکے امداد دین اسلام کرین والا یہہ مال تمکو
وبال ہو جائیگا اور اس سے دمان پر عذاب دیا
جاویگا - کیا آپ بزرگون کے کان قصہ حضرت امیرالمومنین
امام المسلمین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آشنا
نہوے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
نے اُن سے امداد مالی فی سبیل اللہ چاہے تو آپنے
سب کچھہ اساس البیت لادیا اور گھر مین ایک جاروب
تک نچھوڑا - کیا آپ حضرت امیرالمومنین امام المتقین
عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کے قصہ کو نہین
سنا کہ آپ نے فقط اعانت دین و ابتغاء مرضاۃ
الرسول کے لئے اسی ہزار دینار کو ایک باد مین خرچ
کردیا - اسی اخلاص و امداد پر اللہ تعالیٰ نے اُن سے
راضی ہوا اور خطاب رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ سے
مشرف فرمایا اگر آپ سے بھی اس اخلاص کے بموجب
امداد دین خدا و رسول ہوگی تو آپ کے لئے بھی
وہی خطاب کل کا روز موجود ہے -

اگر سب اہل ثروت حسب استعداد خود انجمن ہمدرد
اسلام لاہور و انجمن اسلام بمبئی و انجمن محمدیہ
مدراس وغیرہ و اخبار منشور محمدی بنگلور و خیرخواہ
اسلام بمبئی کی مدد مالی کرکے انکو مجبول اس امور
کی سربراہی کرینگے تو تھوڑا زمانہ نگذریگا کہ ہندوستان
اسلام ہی اسلام ہو جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ
اکثر اہل اسلام کے مزاج مین یہہ بات آگئی ہے کہ
ہم ان لوگونکی مدد کرین تو سرکار کے مخطی ٹھہرتے
ہین اسی لئے بہت سے روسائے عالی وقار اسلام

اسی خیال سے ان انجمنون واخبارونکی مدد نہین کرتے بلکہ اخبار مفت خرید نہین کرتے ہین - یہہ انکا خیال ہرگز صحیح نہین خدا کا شکر ہی کہ اس عہد حکومت برطانیہ مین سب مختلف اہل ادیان سماوی کو ایسی آزادی ملی ہی کہ وے بلا روک اپنے ادیان کی اشاعت کرتے ہین - جب سرکار موحدین مذاہب باطلہ مثل ایتہیزم و برہم سماج و آریا سماج وغیرہ کو آزادی دی ہے تو پھر ان ادیان سماوی کو کیونکر آزادی نہ دیگی - مین سچہ کہتا ہون اور اپنے دعوے مین صادق ہون اس عہد حکومت ملکہ مین جیسی آزادی ہر ایک فریق کو ملی ہے کسی کیوقت و عہد مین اگرچہ سلاطین اسلام کے وقت و عہد مین بھی کیون نہو ایسی آزادی نہین ملی یہی آزادی کیوقت مین خدا کا شکر کرتے اور قیصر ہند کا احسان مانتے ہوے امداد دین اسلام کرنی تو بہتر ہے ایسا موقع اعانت کا پھر کبھی ملنے والا نہین ہے مین اب اس تقریر کو شکریہ و دعا پر ختم کرتا ہون -

شکریہ اولا مین ہمہ تن زبان ہو حامی دین اسلام جناب مخدومی محمد شریف صاحب مالک و مہتمم اخبار منشور محمدی کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپنے اسی اوان غربت اسلام مین جوہ و کوشش قیامت ہی حمیت کو کام فرماکے گیارہ سال کامل سے باوجود عدم التفات اہل اسلام اس اخبار کو جاری رکھا اور داد احقاق حق و ابطال باطل کا دیا اللہم اغفر من نصر دین محمد و جعلنا منہم - اور ثانیاً شکریہ جناب قاضی سراج الدین احمد صاحب و اعظ و نصاری کا بجا لاتا ہون کہ آپنے اسی اوان غربت اسلام مین علو ہمتی سے باوجود عدم استعانت مالی و لسانی اہل اسلام کے علانیہ بلا خوف دین حق کا اثبات اور بطلان ادیان

و الآخرہ -

اور ثالثاً شکریہ جناب مولوی شیخ ریاض الدین احمد صاحب کا ادا کرتا ہون کہ آپنے بھی اندنون بپاس اسلام مخالفین کے رد و ابطال مین ایک اخبار موسوم بخیر خواہ اسلام پہلی اکتوبر سے شہر بمبی مین جاری فرمایا اور اس فقیر کو بھی اپنے عنایت قدیمانہ سے ایک اخبار روانہ کیا اللہم ایدہ بروح القدس -

اور رابعاً شکریہ سب اراکین انجمن ہمدردی اسلام لاہور و انجمن محمدیہ مدراس و انجمن اسلام بمبی کا بجا لاتا ہون کہ ان بزرگوارون نے فقط بنظر غربت اسلام ان انجمنون کو قایم کیا اللہم متع المسلمین بطول حیاتہم -

دعا الٰہی جب تک تیرا آسمان اور آسمان مین مہر تابان اور مہر تابان مین نور رخشا اور اس نور سے سارا عالم مستفید ہی تب تک سب اہل اسلام کو ترقی عنایت فرما اور حامیان اسلام کی گوہ دحمایت مالی ہو یا لسانی یا علمی مدد آسمان سے نازل فرما اور سب مالدارون کو توفیق اعانت دین کی عطا کر اور انکے سب امور آدینی و دنیوی مین اخلاص دے اور تیرے رسول کریم و رحیم حضرت شفیع المذنبین خاتم المرسلین و النبیین محمد علیہ السلام اور آپکے اہل بیت عظام و صحابہ کرام و حامیان دین پر تا قیام قیامت رحمت نازل فرما آمین یارب العالمین

کتبہ المسکین المفتقر الی اللہ العلی ابن عبدہ و ابن امتہ والحلی السید محمد فخر الدین النقوی الفخری غفر اللہ لہ بمنہ و کرمہ النبی

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -